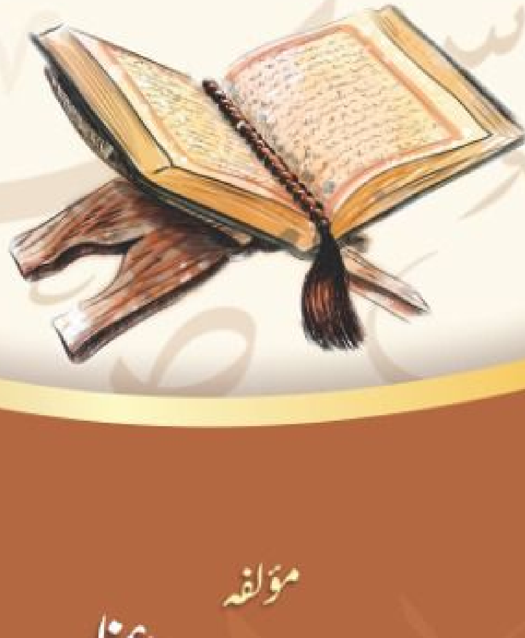
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا

اسہل التجوید



مؤلفہ

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

مُقدّمہ

شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

اسہل التجوید

مؤلفہ

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

مُقَدِّمَۃ

شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہ

(صدر شعبہ تجوید وقرأت مدرسہ ریاض العلوم، گورینی، جون پور)

ناشر

ادبی دائرہ اعظم گڑھ

ASHALUT TAJWID
by: Mohammad Ilyas Azmi
Third edition June. 2023
azmi408@gmail.com
+919838573645
Page: 56. Rs: 100/-

ISBN: 978-81-955985-8-8

- نام کتاب : **اسہل التجوید**
- مصنف : ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی
- طبع اول : ۱۹۸۶ء
- طبع دوم : ۲۰۰۴ء
- طبع سوم : ۲۰۱۵ء
- طبع چہارم : ۲۰۲۳ء
- ملنے کا پتہ : سالم بک ڈپو تکیہ، اعظم گڑھ
- موبائل : +919653026388

ادبی دائرہ اعظم گڑھ

۱۴۶۔ پورہ غلامی شہر عقب آواس وکاس اعظم گڑھ، 276001 (یوپی)

موبائل +919919534447

انتساب

قوم کے ان فرزندوں کے نام

جو قرآن پاک کو صحیح اور اچھا پڑھنے کے

خواہش مند ہوں۔

محمد الیاس الاعظمی

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

•••

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہ

صدر شعبہ تجوید وقرأت مدرسہ ریاض العلوم، گورینی، جون پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

أما بعد!

میں نے رسالہ **اسہل التجوید** کو بالاستیعاب من اولہٖ الیٰ آخرہٖ بغور دیکھا، اس کے مؤلف مخلصم وعزیزم قاری محمد الیاس الاعظمی ہیں، جن کی عمر ابھی تقریباً اکیس بائیس سال کی ہوگی، اس کم عمری ہی میں اللہ رب العزت نے انھیں مصنّفین اور مؤلفین کے زمرہ میں داخل کردیا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ

یہ رسالہ واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ قاری صاحب نے بڑی عرق ریزی اور انتہائی محنت کرکے یہ کتاب لکھی ہے، فن تجوید کے اکثر مسائل کو سوال جواب کے طور پر نہایت آسان طرز میں ذہن نشین کرایا ہے۔ تجوید کے طلبہ اور شائقین فن بالخصوص

مبتدی بچوں کے لئے نہایت نافع اور مفید ہے۔

مؤلف نے قابل فخر خدمات انجام دی ہیں اللہ تعالیٰ قاری صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ترقی دارین سے نوازے اور مزید خدمت قرآن مجید کی توفیق عطا فرمائے اور عمر کا دراز کرے۔ آمین ثم آمین

حررہ العبد الضعیف
محمد اسمٰعیل غفرلہٗ
۵؍صفر ۱۴۰۷ھ یوم الجمعہ

•••

تقریظ

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی وناظم جامعۃ الرشاد، رشادنگر، اعظم گڈھ

یہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ قرآن کو دنیا کی کسی زبان کا بولنے والا ہوا سے سمجھے بغیر صحیح صحیح پڑھ سکتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے قرآن پاک کے حروف کی صحیح صحیح ادائیگی کے لئے ایک مستقل فن مدوّن کردیا جسے ہم فن تجوید وقرأت کہتے ہیں، اس فن میں عربی اور دنیا کی دوسری زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی ہرفن مولا ہیں، دوسرے موضوعات کے ساتھ اس موضوع پر کئی کتابیں لکھ ڈالی ہیں، جس میں تذکرۃ القراء خاص طور سے قابل ذکر ہے، اس میں قدیم علمائے تجوید وقرأت کے مفصل حالات اور کارناموں کو قلم بند کیا ہے، انہی کتابوں میں ان کا ایک رسالہ اسہل التجوید بھی ہے، اس میں انھوں نے سوال وجواب کے انداز میں تجوید کے مسائل کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ یہ رسالہ اسم بامسمیٰ ہے اور تجوید کے ابتدائی درجات کے لئے بے حد مفید اور درس میں داخل کرنے کے لائق ہے اور بقامت کہتر اور بقیمت بہتر کا مصداق ہے۔

خادم

مجیب اللہ ندوی

عرض مولف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ جمیع الانبیاء و المرسلین خصوصاً علیٰ سید الرسل سیدنا محمد الامین وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازو اجہ اتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین.

قرآن پاک اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا کلام ہے ۔اس دنیائے فانی کے سارے علوم وفنون سے اس کا مرتبہ بلند وبرتر ہے ۔اس میں علم وفکر کے بیش بہا خزانے اور قیمتی جوہر یکجا ہیں جن سے ہر شخص اپنے دل ودماغ ،ظرف وحوصلہ اور محنت ولگن کے مطابق حصہ پاتا ہے۔

قرآن پاک چونکہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے،اس لئے اس کا پڑھنا اور صحیح پڑھنا بھی نہایت خاص اہمیت رکھتا ہے۔قرآن پاک کو صحیح پڑھنا ایک مستقل فن ہے، جس کے قواعد وضوابط کا علم قرآن پاک کے ہر پڑھنے والے کو ہونا ضروری ہے۔ ورنہ کلام اللہ میں سہو ہو جائے گا اور نیکی برباد گناہ لازم کے مترادف ہوگا، چنانچہ اسی افادیت اور ضرورت کے پیش نظر میں نے بچوں کے لئے کچھ قاعدے آسان زبان میں بہ طرز سوال وجواب تحریر کئے ہیں۔امید ہے کہ یہ سالہ شائقین فن بالخصوص بچوں کے حق میں نفع بخش ثابت ہوگا۔

چونکہ انسان سے غلطی ہوجاتی ہے، اس لئے اگر مجھ سے بھی اس رسالہ میں کوئی سہو قلم ہوگیا ہوتو مجھے تسلیم واعتراف میں کوئی تکلف نہیں بلکہ مسرت ہوگی۔ اس لئے ارباب علم وفن سے گزارش ہے کہ میری فروگزاشتوں سے آگاہ فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

یہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے، اس سے پہلے ۱۹۸۶ء میں اس کا پہلا ایڈیشن مکتبہ نعیمیہ مئو سے شائع ہوا تھا جو جلد ہی ختم ہوگیا، حالانکہ اس کی مانگ برابر رہی، اب سولہ سترہ برس بعد احباب اور بعض بزرگوں کی خواہش پر اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ اس کی بھرپور پذیرائی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ناچیز کی اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

ناچیز
محمد الیاس الاعظمی
۲۶/ مارچ ۲۰۰۲ء

•••

ارشادِ باری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً.

اورقرآن شریف کوترتیل سے پڑھو!

س ترتیل کسے کہتے ہیں۔

ج حرفوں کوتجوید کے ساتھ ادا کرنا اوروقف کے قاعدے کو پہچاننا اس کوترتیل کہتے ہیں۔

س تجوید کسے کہتے ہیں۔

ج مخرج اورصفات کے ساتھ حرف ادا کرنے کوتجوید کہتے ہیں۔

س تجوید کے مرتبے ہیں۔

ج تجوید کے تین مرتبے ہیں (۱) ترتیل (۲) حدر (۳) تدویر۔

<u>فائدہ</u>: ترتیل کہتے ہیں اطمینان (آہستہ ہستہ) سے پڑھنے کو، اورحدر تیزی سے پڑھنے کو کہتے ہیں، اورتدویر نہ آہستہ نہ تیز بلکہ متوسط طریقے سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

س تجوید کے کتنے ارکان ہیں۔

ج تجوید کے چار ارکان ہیں۔ (۱) مخارج کا جاننا۔ (۲) صفات کا پہچاننا۔ (۳) حرفوں کے احکام کا جاننا۔ (۴) زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔

<u>فائدہ</u>: یہ چیز کثرتِ مشق اور ماہر قاری سے سیکھنے پر موقوف ہے۔

س علم تجوید کی غرض کیا ہے۔

ج حروفِ قرآنیہ کو صحیح طریقہ سے پڑھنا یعنی جس طرح سے اللہ تبارک وتعالیٰ

نے حضور اکرم ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔

س علم تجوید کے حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہے۔

ج دونوں جہاں کی بھلائی حاصل ہوتی ہے اور قرآن شریف کو صحیح طریقہ سے پڑھنا آجاتا ہے۔

س علم تجوید کا شریعت میں کیا حکم ہے۔

ج علم تجوید کا حاصل کرنا تو فرضِ کفایہ ہے مگر اس پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔اسی کے تحت علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

والاخذ بالتجوید حتم لازم من لم یجود القرآن آثم

تجوید کا سیکھنا لازم ہے، جس شخص نے قرآن کو تجوید کے ساتھ نہیں پڑھا وہ گنہ گار ہے

س تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے کو کیا کہتے ہیں۔

ج تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔

س لحن کے معنی بتاؤ، اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج لحن کے معنی غلطی کے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

س لحن جلی کسے کہتے ہیں اور اس کا پڑھنا کیسا ہے۔

ج ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا مثلاً ''ح'' کی جگہ ''ہ'' جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ ، یا زبر کی جگہ زیر جیسے عَلَيْهِمْ کی جگہ عَلَيْهُمْ ، یا زیر کی جگہ پیش جیسے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی جگہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ، پس اس طرح سے پڑھنے کو لحن جلی کہتے ہیں، اور لحن جلی کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہے۔

س لحن خفی کسے کہتے ہیں اور اس کا پڑھنا کیسا ہے۔

ج ایسی صفت کو نہ ادا کرنا جس سے حرفوں کے اندر خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور لحن خفی کا پڑھنا اور سننا دونوں مکروہ ہے۔

پہلا سبق

اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بیان میں

س تعوّذ کسے کہتے ہیں۔

ج تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنے کو کہتے ہیں۔

س تعوّذ کہاں پڑھا جاتا ہے۔

ج تعوذ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔

س تعوّذ کا کیا حکم ہے۔

ج تعوذ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔

س کیا تعوّذ کے کئی طریقے ہیں۔

ج ہاں! تعوذ کے کئی طریقے ہیں جیسے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ،اِسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم،اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم،اَللّٰھُمَّ اِنِیّ أَعُوْذُبِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَ جُنُوْدِہٖ،اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنْ اِبْلِیْسَ وَ جُنُوْدِہٖ وغیرہ۔

س ان سب تعوّذ کے طریقوں میں سب سے اچھا کون سا طریقہ ہے۔

ج سب سے اچھا طریقہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ہے کیونکہ اس کو حضور اکرم ﷺ اکثر پڑھا کرتے تھے۔

س تسمیہ کسے کہتے ہیں۔

ج تسمیہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کو کہتے ہیں۔

س تسمیہ کہاں پڑھا جاتا ہے اوراس کا کیا حکم ہے۔

ج تسمیہ قرآن شریف کی سورتوں کے شروع میں پڑھا جاتا ہے اور پڑھنا ضروری ہے سوائے سورۂ توبہ کے۔

س تسمیہ سورۂ توبہ کے شروع میں کیوں نہیں پڑھا جاتا۔

ج تسمیہ آیت رحمت ہے اور سورہ توبہ کے شروع کی آیت آیتِ غضب ہے، چنانچہ آیت رحمت کو آیت غضب سے ملانا درست نہیں، اسی لئے تسمیہ سورۂ توبہ کے شروع میں نہیں پڑھا جاتا۔

س قرأت اور سورت کے شروع کرنے میں عقلی کتنی صورتیں نکلتی ہیں۔

ج عقلی چار صورتیں نکلتی ہیں (۱) شروع قرأت شروع سورۃ (۲) شروع قرأت درمیان سورۃ (۳) شروع سورت درمیان سورۃ (۴) درمیان قرأت شروع سورۃ

س پہلی صورت یعنی شروع قرأت شروع سورۃ کا حکم بیان کرو۔

ج شروع قرأت کی وجہ سے اعوذ باللہ اور شروع سورۃ کی وجہ بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، شروع قرأت شروع سورۃ میں وصل اور فصل کے لحاظ سے چار عقلی صورتیں نکلتی ہیں، (۱) وصل کل یعنی اعوذ باللہ بسم اللہ اور سورۃ تینوں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا، (۲) فصل کل یعنی اعوذ باللہ بسم اللہ اور سورۃ تینوں کو الگ الگ کر کے تین سانس میں پڑھنا، (۱) وصل اول فصل ثانی یعنی اعوذ باللہ بسم اللہ کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اور سورۃ کو الگ کر کے دوسری سانس میں پڑھنا، (۱) فصل اول وصل ثانی یعنی اعوذ باللہ کو الگ سانس میں بسم اللہ اور سورۃ کو ملا کر دوسری سانس میں پڑھنا اور یہ چاروں صورتیں جائز ہیں۔

س دوسری صورت یعنی شروع قرأت درمیان سورۃ کا حکم بیان کرو۔

ج شروع قرأت کی وجہ سے اعوذ باللہ ضروری ہے اور درمیان سورۃ ہونے کی وجہ سے بسم اللہ ضروری نہیں، البتہ برکت کے واسطے پڑھ سکتے ہیں، اور اعوذ باللہ بسم اللہ دونوں پڑھیں تو صرف دو وجہیں جائز ہوں گی، (۱) فصل کل، (۲) وصل اول فصل ثانی اور دو وجہیں ناجائز ہیں، (۱) وصل کل (۲) فصل اول وصل ثانی، اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو تعوذ کو کلام اللہ سے فصل کر کے پڑھنا چاہئے۔

س شروع قرأت درمیان سورۃ جب صرف تعوذ پڑھے تو تعوذ کو کلام اللہ سے کیوں فصل کر کے پڑھنا چاہئے۔

ج تعوذ غیر قرآن ہے، غیر قرآن کو قرآن سے ملانا درست نہیں، البتہ تعوذ کو کلام اللہ سے وصل کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ شروع میں اللہ جل شانہ کا کوئی نام ذاتی یا صفاتی نہ ہو۔

<u>فائدہ</u>: شروع قرأت درمیان سورۃ میں بسم اللہ پڑھنے کی حالت میں بسم اللہ کو قرآن پاک سے فصل کر کے پڑھنا چاہئے اور وصل کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ شروع میں شیطان مردود کا کوئی نام نہ ہو۔

س تیسری صورت یعنی شروع سورۃ درمیان قرأت کا حکم بیان کرو۔

ج شروع سورۃ میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے سوائے سورۂ توبہ کے، شروع سورۃ درمیان قرأت میں اگر سورۂ توبہ شروع ہو تو اس کو شروع کرنے کے تین طریقے ہیں، (۱) وصل یعنی ملا کر پڑھتا چلا جائے، (۲) وقف یعنی رک جائے اور پھر شروع کرے تو بسم اللہ نہ پڑھے، (۳) سکتہ یعنی صرف تھوڑی دیر آواز دے اور سانس نہ توڑے پھر پڑھتا چلا جائے، ان تینوں صورتوں میں وقف بہتر ہے اور درمیان قرأت میں اعوذ باللہ کا محل ہی نہیں اور اس صورت میں وصل اور فصل کے لحاظ سے عقلی چار صورتیں نکلتی ہیں، جن میں سے تین صورتیں جائز ہیں، (۱) وصل کل، (۲)

فصل کل، (۳) فصل اول وصل ثانی اور ایک صورت، (۴) وصل اول فصل ثانی ناجائز ہے۔

س شروع سورۃ درمیان میں وصل اول فصل ثانی کیوں ناجائز ہے۔

ج بسم اللہ کا تعلق شروع سورۃ سے ہوتا ہے اور وصل اول فصل ثانی پڑھنے میں بسم اللہ کا تعلق ختم ہونے والی سورۃ سے ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے ناجائز ہے۔

فائدہ:

چوتھی صورت یعنی درمیان قرأت درمیان سورۃ میں نہ اعوذ باللہ کا محل ہے نہ بسم اللہ کا، اوراعوذ باللہ وبسم اللہ آہستہ یا زور سے پڑھے جانے میں قرأت کے تابع ہوں گے یعنی اگر قرأت آہستہ پڑھنی ہوتو اعوذ باللہ اور بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھیں گے اور اگر قرأت زور سے کرنی ہوتو اعوذ باللہ اور بسم اللہ کو بھی زور سے پڑھیں گے۔

•••

دوسرا سبق

حرفوں کے ادا کرنے کے بیان میں

س حرف کسے کہتے ہیں۔

ج اب ت ث ج وغیرہ جو الف سے ی تک ہیں انھیں کو حرف کہتے ہیں۔

س حرف کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) اصلی (۲) فرعی۔

س حروف اصلی کسے کہتے ہیں اور وہ کتنے ہیں۔

ج جو حرف اپنے مخرج اصلی اور صفات اصلی سے ادا ہوں ان کو حروف اصلی کہتے ہیں، اور وہ ۲۹/ حروف ہیں، جو الف سے یاء تک ہیں۔

س حروف اصلی کے مخارج کتنے ہیں۔

ج کل حروف اصلی کے مخارج سترہ ہیں۔

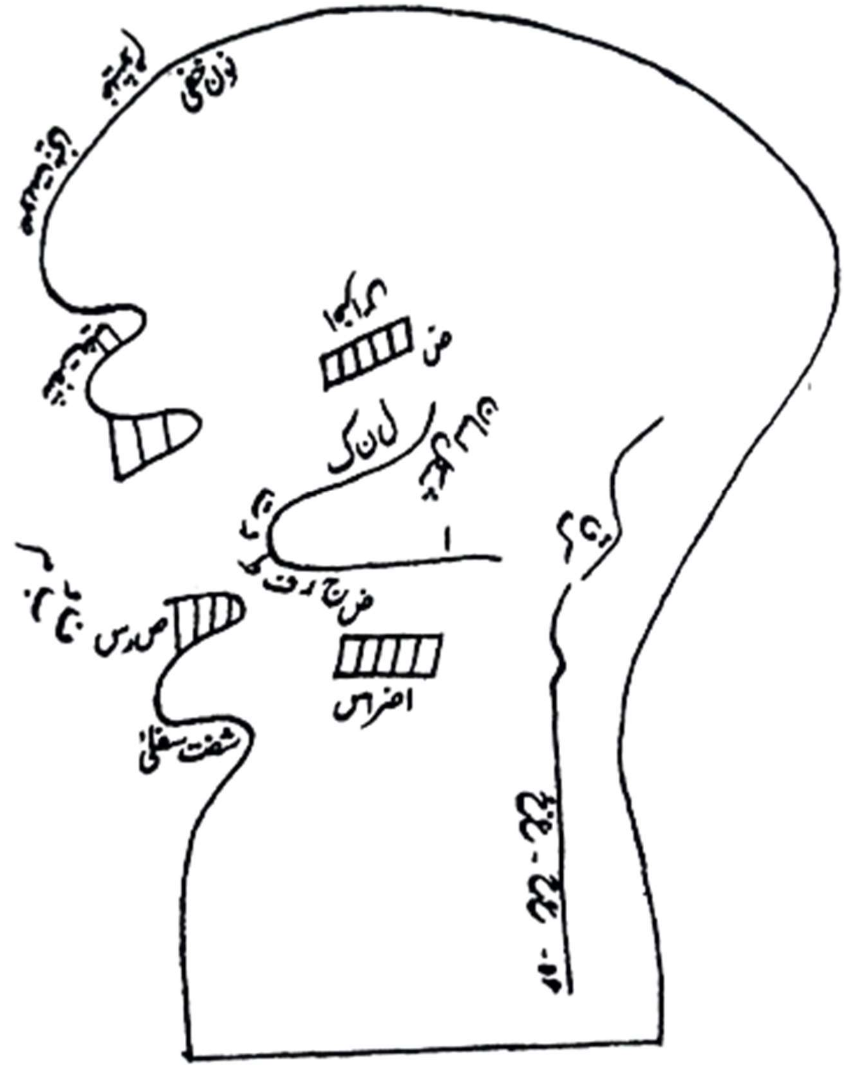
س مخرج کسے کہتے ہیں۔

ج جس جگہ سے حروف نکلتے ہیں اس جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

س مخرج کس طرح معلوم کیا جائے۔

ج جب کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس حرف کو ساکن یا مشدد کردیں اور اس حرف سے پہلے ہمزہ مفتوحہ لگا کر ادا کریں، جہاں آواز رک جائے وہی اس حرف کا مخرج ہوگا جیسے اَبَّ کی باء۔

صورة المخارج



س الف اور یاء اور واو مدہ کے نکلنے کی جگہ بتاؤ۔

ج حلق کی خالی جگہ سے الف اور بیچ زبان تالو کی خالی جگہ سے یا مدہ اور ہونٹ کی خالی جگہ سے واو مدہ ادا ہوتے ہیں۔

س باء میم اور واو غیر مدہ کے نکلنے کی جگہ بتاؤ۔

ج دونوں ہونٹ کی خشکی مل کر باء اور دونوں ہونٹ کی تری مل کر میم اور دونوں ہونٹ کا کنارہ مل کر اور بیچ کچھ کھلا رہ کر واو غیر مدہ ادا ہوتا ہے۔

س تاء دال اور طاء کے مخرج بتاؤ۔

ج سرا زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں کی جڑ سے تاء دال اور طاء ادا ہوتے ہیں۔

س ثاء ذال اور ظاء کے مخرج بتاؤ۔

ج اوپر کے سامنے والے دانتوں کا سرا اور سرا زبان مل کر ثاء ذال اور ظاء ادا ہوتے ہیں

س جیم شین یا غیر مدہ کے مخرج بتاؤ۔

ج بیچ زبان تالو سے مل جیم شین یاء غیر مدہ ادا ہوتی ہے۔

س حاء اور عین کے مخرج بتاؤ۔

ج بیچ حلق سے عین اور حاء ادا ہوتے ہیں۔

س خاء اور غین کے مخرج بتاؤ۔

ج آخری حلق سے عین اور حاء ادا ہوتے ہیں۔

س راء کا مخرج بتاؤ۔

ج پشت زبان قریب سرا زبان تالو سے مل کر راء ادا ہوتی ہے۔

س زاء سین صاد کے مخرج بتاؤ۔

ج نوک زبان اوپر نیچے کے دانتوں سے مل کر زاء سین صاد ادا ہوتے ہیں۔

س ضاد کے نکلنے کی جگہ بتاؤ۔

ج کنارہ زبان داڑھ سے مل کر ضاد ادا ہوتا ہے۔

س فاء کا مخرج بتاؤ۔

ج اوپر کے دانتوں کا کنارہ نیچے کے ہونٹ سے مل کر فاء ادا ہوتا ہے۔

س قاف کا مخرج بتاؤ۔

ج جڑ زبان تالو سے مل کر قاف ادا ہوتا ہے۔

س کاف کا مخرج بتاؤ۔

ج قاف کے مخرج کے بعد ذرا منھ کی طرف ہٹ کر کاف کا مخرج ہے۔

س لام کا مخرج بتاؤ۔

ج کنارہ زبان مسوڑھے سے مل کر لام ادا ہوتا ہے۔

س ہمزہ اور ہاء کا مخرج بتاؤ۔

ج شروع حلق سے ہمزہ اور حاء ادا ہوتے ہیں۔

س سترہواں مخرج بتاؤ۔

ج سترہواں مخرج نون غنہ کا ہے جسے خیشوم کہتے ہیں، خیشوم کے معنی ناک کے بانسہ کے ہیں۔

س حروف فرعی کسی کہتے ہیں۔

ج جو حروف اپنے مخرج اصلی اور صفات اصلی سے ادا نہ ہوں اس کو حروف فرعی کہتے ہیں۔

س حروف فرعی بتاؤ۔

ج حروف فرعی پانچ ہیں (۱) تسہیل والا ہمزہ (۲) امالہ والا الف (۳) پُر الف (۴) باریک راء (۵) اور غنہ جو نون اور میم میں اخفاء یا ادغام ناقص کی حالت میں کیا جاتا ہے۔

تیسرا سبق

حرفوں کے نام کے بیان میں

س الف اور یاء واو مدہ کا کیا نام ہے۔

ج ہوائیہ

س ان حرفوں کو ہوائیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج ان حرفوں کے مخرج کا اختتام ہوا پر ہوتا ہے اس لئے ان کو ہوائیہ کہتے ہیں۔

س باء میم واو غیر مدہ اور فاء کا نام بتاؤ۔

ج شفویہ

س ان حرفوں کو شفویہ کیوں کہتے ہیں۔

ج شفت کہتے ہیں ہونٹ کو اور یہ حروف چونکہ ہونٹ سے ادا ہوتے ہیں اس لئے ان کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

س تاء دال اور طاء کے نام بتاؤ۔

ج نطعیہ

س ان حرفوں کو نطعیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج تالو میں ایک جگہ کا نام نطع ہے اور یہ حروف چونکہ وہیں سے ادا ہوتے ہیں،

اس لئے ان کوحروف نطعیہ کہتے ہیں۔

س ثاء ذال اور ظاء کے نام بتاؤ۔

ج لثویہ

س ان حرفوں کولثویہ کیوں کہتے ہیں۔

ج لثہ مسوڑھ کو کہتے ہیں اور یہ حروف اسی جگہ کے قریب سے ادا ہوتے ہیں، اس لئے ان کوحروف لثویہ کہتے ہیں۔

س جیم شین یا غیر مدہ کے نام بتاؤ۔

ج شجریہ

س ان حرفوں کوشجریہ کیوں کہتے ہیں۔

ج شجرفم زبان کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں اور یہ حروف چونکہ یہیں سے ادا ہوتے ہیں، اس لئے ان کوحروف شجریہ کہتے ہیں۔

س عین اور حاء کے نام بتاؤ۔

ج حلقیہ

س غین اور خاء کے نام بتاؤ۔

ج حلقیہ۔

س ہمزہ اور ہاء کے نام بتاؤ۔

ج حلقیہ

حلق کے چھ حرف ہیں اے مہ لقا
ہمزہ وہاوعین حاء وغین وخاء

س ان حرفوں کوحروف حلقیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج یہ حروف حلق سے ادا ہوتے ہیں اس لئے ان کوحروف کہتے ہیں۔

س باء وراء اور فا ولام اور میم ونون کے نام بتاؤ۔

ج ذلقیہ

س ان حروف کو ذلقیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج ذلق کے معنی پھسلنے کے ہیں اور یہ حروف زبان اور ہونٹ سے پھسل کر ادا ہوتے ہیں، اس لئے ان کو حروف ذلقیہ کہتے ہیں۔

س زاء سین، صاد کے نام بتاؤ۔

ج اسلیہ

س ان حرفوں کو حروف اسلیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج اسلہ زبان کے سر کی پیٹھ کو کہتے ہیں اور یہ حروف چونکہ اسے حصے سے ادا ہوتے ہیں، اس لئے ان کو حروف اسلیہ کہتے ہیں۔

س قاف اور کاف کا نام بتاؤ۔

ج لہویہ اور لہاتیہ۔

س قاف اور کاف کو لہویہ یا لہاتیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج یہ حروف چونکہ اسے حصے سے ادا ہوتے ہیں، اس لئے ان کو حرفوں کو لہویہ(۱) یا لہاتیہ کہتے ہیں۔

---

(۱) حلق میں لٹکے ہوئے گوشت کو لہات کہتے ہیں جس کو اردو میں کوّا کہتے ہیں۔

•••

چوتھا سبق

حرفوں کے صفات کے بیان میں

س صفت کسے کہتے ہیں۔

ج جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔

س صفت کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج صفت کی دو قسمیں ہیں (۱) صفات لازمہ (۲) صفات عارضہ۔

س صفات لازمہ کسے کہتے ہیں۔

ج جو صفات کبھی حرف سے جدا نہیں ہوتے اسے صفات لازمہ کسے کہتے ہیں۔

س صفات لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) صفات لازمہ متضادہ (۲) صفات لازمہ غیر متضادہ۔

س متضادہ اور غیر متضادہ کسے کہتے ہیں۔

ج متضادہ کہتے ہیں جس کی کوئی ضد ہو اور غیر متضادہ کہتے ہیں، جس کی کوئی ضد نہ ہو۔

س صفات لازمہ متضادہ کتنی ہیں، سب کے نام بتاؤ۔

ج صفات لازمہ متضادہ دس ہیں جن میں پانچ صفتیں پانچ صفتوں کی ضد ہیں۔

ا:ہمس جس کی ضد جہر ہے،۲:شدت جس کی ضد رخو ہے،۳:استعلا جس کی ضد استفال ہے،۴:اطباق جس کی ضد انفتاح ہے،۵:اذلاق جس کی ضد اصمات ہے۔

س صفات لازمہ متضادہ اور ان کے حروف اور ان حرفوں میں کیسی صفت پائی جاتی ہے، بیان کرو۔

ج (ا) **ہمس**: جس حرف کے اندر یہ صفت پائی جائے اس کو حروفِ مہموسہ کہتے ہیں، حروف مہموسہ دس ہیں، جو یہ ہیں: **فحثه شخص سكت**، ان کی ادائیگی کے وقت آواز ان کے مخرج میں اتنی کمزوری کے ساتھ ٹھہرنا چاہئے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز میں پستی ہو جیسے مفعول کی فاء

(۲) **جہر**: یہ صفت ہمس کی ضد ہے، جس حرف کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے اس میں ہمس نہیں پائی جاتی، اس کے حروف کو مجہورہ کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ کے علاوہ سب حروف مجہورہ ہیں، ان کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی طاقت کے ساتھ رکنی چاہئے کہ سانس بند ہو جائے، آواز میں بلندی ہو جیسے بَئس کا ہمزہ

(۳) **شدت**: جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں، حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں جو **اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ** ہیں، ان کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اتنی قوت سے رکنی چاہئے کہ فوراً بند ہو جائے اور سخت ہو جیسے **محمد** کی دال۔

(۴) **توسط**: جس حرف کے اندر یہ صفت پائی جائے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں، حروف متوسطہ پانچ ہیں جو **لِنْ عُمَرْ** ہیں، ان حرفوں کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ تو پوری طرح بند ہو اور نہ پوری طرح جاری جیسے **قل لكم** میں لام اور میم۔

(۵) رخو: یہ شدت کی ضد ہے جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جائے ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں، حروف شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ سب حروف رخوہ ہیں، ان حرفوں کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اتنی کمزوری کے ساتھ رکنی چاہئے کہ جاری رہ سکے اور نرم ہو جیسے ولا تشتروا کی شین۔

(۵) استعلا: جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں، حروفِ مستعلیہ سات ہیں، جو یہ ہیں: خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ، ان کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر اٹھ جانا چاہئے جس سے یہ حروف پُر ہو جائیں گے جیسے خبیرٌ کی خاء

(۶) استفال: یہ استعلاء کی ضد ہے، اس کے حروف کو مستفلہ کہتے ہیں، حروف مستعلیہ کے علاوہ سب حروف مستفلہ ہیں، ان کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہیں اٹھنا چاہئے جس سے یہ حروف باریک رہ جائیں گے جیسے ملٰکٌ کی میم۔

(۷) اطباق: جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مطبقہ کہتے ہیں، حروفِ مطبقہ چار ہیں جو یہ ہیں ص ض ط ظ ان حرفون کے ادا کرتے وقت بیچ زبان کو تالو سے ڈھانک لینا چاہئے جیسے عن طبق کی طاء۔

(۸) انفتاح: یہ یہ صفت اطباق کی ضد ہے، یہ صفت جن حرفوں کے اندر پائی جاتی ہے ان کو حروف، منفتحہ کہتے ہیں۔ حروفِ مطبقہ کے علاوہ سب حروف منفتحہ ہیں، ان حرفوں کے ادا کرتے وقت بیچ زبان تالو سے جدا رہنا چاہئے جیسے جاء کم کا کاف

(۹) اذلاق: جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مذلقہ کہتے ہیں حروف مذلقہ چھ ہیں جو یہ ہیں: فر من لب، یہ حروف اپنے مخرج سے سہولت وآسانی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں جیسے مکروھا کی راء

(۱۰) **اصمات**: یہ صفت اذلاق کی ضد ہے جن حرفوں کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مصمّہ کہتے ہیں ،حروف مذلقہ کے علاوہ تمام حروف مصمّہ ہیں ، یہ حروف اپنے مخرج میں مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں جیسے ازکیٰ کی زاء

س صفات لازمہ غیر متضادہ کتنی ہیں، سب کے نام بتاؤ۔

ج صفات لازمہ غیر متضادہ سات ہیں اور ان کے نام یہ ہیں (۱) صفیر (۲) قلقلہ (۳) لین (۴) تفشی (۵) انحراف (۶) استطالت (۷) تکریر

س صفات لازمہ غیر متضادہ اور ان کے حروف اور ان کے اندر کیسی صفت پائی جاتی ہے، بیان کرو۔

ج (۱) **صفیر**: جو ز، س ،ص میں پائی ہے ان حرفوں کو صفیر یہ کہتے ہیں، ان حرفوں کے ادا کرتے وقت آواز تیز سیٹی کی طرح نکلنی چاہئے لیکن حد سے زیادہ نہیں جیسے مس کی سین۔

(۲) **قلقلہ**: یہ صفت قُطُبُ جَدٍ میں پائی جاتی ہے، خاص کر جب یہ حروف ساکن ہوں تو باریک ایک آواز ٹوٹتی ہوئی نکلنی چاہئے جیسے **فقط** کی طاء

(۳) **لین**: یہ صفت حروف لین کی ہے اس کے حرفوں کو نرم ادا کرنا چاہئے جیسے **خوف صیف**

(۴) **تفشی**: یہ صفت شین معجمہ کی ہے، اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل کر نکلے جیسے **الشمس**

(۵) **انحراف**: یہ صفت لام وراء کی ہے، ان حرفوں کو منحرفہ کہتے ہیں، لام کے ادا کرتے وقت آواز نوک زبان کی طرف اور راء کے ادا کرتے وقت آواز پیٹھ زبان کی طرف پھرتی ہے جیسے **یغفر لمن**، لیکن حد سے زیادہ نہ بڑھے، نہیں تو لام راء سے راء لام سے ادل بدل ہو جائیں گے۔

(۶) **استطالت**: یہ ضاد کی صفت ہے، اس کے ادا کرتے وقت آواز شروع مخرج تک بتدریج نکلنی چاہئے بیک وقت نہ نکلے ورنہ ضاد صحیح ادا نہ ہوگا جیسے **والضحیٰ**

(۷) تکریر: یہ صفت راء کی ہے، راء کو قوت تکریر سے ادا کرنا چاہئے نہیں تو راء واؤ کی طرح ہو جائے گی اور نفس تکرار سے بچنا چاہئے تاکہ ایک راء کئی راء کی طرح نہ نکلے جیسے **البر**.

س کل صفات لازمہ کتنی ہیں۔

ج کل صفات لازمہ سترہ ہیں۔

س ایک حرف میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی صفات لازمہ پائی جاسکتی ہیں

ج ایک حرف میں کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفات لازمہ پائی جاسکتی ہیں۔

س صفات عارضہ کسے کہتے ہیں۔

ج جو صفت کسی حرف کے ملنے یا کسی صفت لازمہ کی وجہ سے پیدا ہو اسے صفت عارضہ کہتے ہیں۔

س صفات عارضہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج صفات عارضہ کی دو قسمیں ہیں (۱) عارض بالصفت (۲) عارض بالحرف۔

س عارض بالصفت کسے کہتے ہیں۔

ج جو صفت کسی صفت لازمہ کی وجہ سے پیدا ہو اسے عارض بالصفت کہتے ہیں۔

س عارض بالصفت کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج عارض بالصفت کی دو قسمیں ہیں (۱) پُر (۲) باریک۔

س عارض بالحرف کسے کہتے ہیں۔

ج جو صفت کسی حرف کے ملنے کی وجہ سے پیدا ہو اسے عارض بالحرف کہتے ہیں

فائدہ: صفات لازمہ متضادہ میں سے پانچ صفتیں قوی ہیں، (۱) جہر، (۲) شدت، (۳) استعلا (۴) اطباق (۵) اصمات۔ ان کے علاوہ سب صفات لازمہ متضادہ ضعیف ہیں اور صفات لازمہ غیر متضادہ سب قوی ہیں سوائے لین کے، پس جس حرف میں جتنی ہی صفتیں قوت کی پائی جائیں گی وہ حرف اتنا ہی قوی ہوگا اور جس حرف میں جتنی ہی صفتیں ضعف کی پائی جائیں گی وہ حرف اتنا ہی ضعیف ہوگا، قوت و ضعف کے اعتبار سے حروف کی پانچ قسمیں ہیں۔

نظــــــم

حرف کی ہیں پانچ قسمیں جان تو اے نوجواں
وہ قوی اقویٰ ضعیف اضعف میانہ ہیں عیاں
مجھ سے سن لے تو ابھی تفصیل سب کی صاف صاف
سب سے قوت میں ہیں زائد طاوظاوضاد وقاف
جیم ودال وراء زانیز دیگر صاد وغین
ہیں قوی الحرف ان کو یادکراے نورعین
آٹھ ہیں حرف میانہ ہمزہ الف باء وذال
عین وخا کاف تا ہیں ضبط کر اے خوش خصال
سب سے زیادہ ضعف جن میں ہے وہ چھ ہیں اے فہیم
ثاوحاء فاء وہا بعد ان کے نون ومیم
سین ولام واؤ یاء نیز شین معجمہ
ہیں ضعیف الحرف ہے تقسیم کا اب خاتمہ

•••

پانچواں سبق

حرفوں کے پُر اور باریک پڑھنے کے بیان میں

س کون سے حروف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں۔

ج خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ یہ حروف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں۔

س کون سے حروف ہمیشہ باریک ہوتے ہیں۔

ج خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ کے حروف اور الف لام وراء اور واؤ مدہ کے علاوہ تمام حروف ہمیشہ باریک ہوتے ہیں۔

فائدہ: الف لام وراء اور واؤ مدہ کبھی پُر ہوتے ہیں اور کبھی باریک، ان حرفوں کے پُر اور باریک پڑھنے کے قاعدے آگے بیان کئے جاتے ہیں۔

س الف اور واؤ مدہ کب پُر ہوتے ہیں اور کب باریک۔

ج الف سے پہلے کوئی پُر حرف ہو تو الف پُر ہوگا جیسے طَال اگر کوئی باریک حرف ہو تو باریک جیسے مَال اور واؤ مدہ سے پہلے کوئی پُر حرف ہو تو پُر ہوگا جیسے قُوْلُوْا اور باریک ہو تو باریک جیسے رَسُوْل۔

س لام کب پُر ہوتا ہے اور کب باریک۔

ج لام ہمیشہ باریک ہوتا ہے لیکن جب لفظ اللہ کا لام جبکہ اس سے پہلے زبر یا پیش ہوتو دونوں لام پُر ہوگا جیسے اَللّٰہُ ،رَسُوۡلُ اللّٰہِ۔

س راء کب پُر ہوتی ہے اور کب باریک۔

ج راء پر زبر یا پیش ہوتو راء پُر ہوگی جیسے رَبّ ، رُزِقُوا اور زیر ہوتو باریک جیسے رِزۡقٌ۔

س راء ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج پُر ہوگی جیسے بَرۡقٌ، یُرۡزَقُوۡنَ۔

س راء ساکن سے پہلے زیر ہواور اس کے بعد کوئی پُر حرف اسی کلمہ میں ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج پُر ہوگی جیسے لَبِالۡمِرۡصَاد

س راء ساکن سے پہلے زیر عارض ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج پُر ہوگی جیسے اِرۡکَبۡ مَّعَنا

س راء ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج پُر ہوگی جیسے رَبِّ ارۡجِعُوۡن۔

س راء مشددہ پر زبر یا پیش ہوتو دونوں راء پُر ہوگی یا ایک۔

ج دونوں راء پُر ہوگی جیسے لَیۡسَ الۡبِرَّوَ لَیۡسَ الۡبِرُّ۔

س جو راء متحرکہ یا مشددہ وقف کی وجہ سے ساکن ہوتو وہ کس کے حکم میں ہے۔

ج وہ راء ساکنہ کے حکم میں ہے۔

س مجریھا کی راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج باریک۔

فائدہ: واضح رہے کہ پورے قرآن شریف میں صرف ایک جگہ امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں امالہ ہے وہ لفظ **مجریھا** ہے۔

س امالہ کسے کہتے ہیں۔

ج الف کو یاء کی طرف اورزبر کو زیر کی طرف مائل کرنے کو امالہ کہتے ہیں جیسے **موسیٰ** سے **موسے** **عیسیٰ** سے **عیسے** **مجرٰیھا** سے **مجرے ھا**۔

س راء ساکن ہواور اس سے پہلے یاء کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہواور اس سے پہلے زبر یا پیش ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج پُر ہوگی جیسے **وَالْعَصْرِ**۔

س راء ساکن ہواور اس کے پہلے یا ساکن ہوتو راء پُر ہوگی یا باریک۔

ج باریک ہوگی جیسے **خَبِیْر**۔

فائدہ: واضح رہے کہ راء پُر پڑھنے کے جو قاعدے بیان کئے گئے ہیں اگر اس کے خلاف آئے تو راء باریک پڑھی جائے گی۔

•••

چھٹا سبق

مد کے بیان میں

س مد کسے کہتے ہیں۔

ج حروف مدہ اور حروف لین کو اس کی مقدار کے مطابق کھینچ کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں۔

س حروف مدہ اور حروف لین کون سے حروف ہیں۔

ج حروف مدہ تین ہیں۔(۱) الف (۲) واؤ ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش ہو (۳) یاء ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو۔ اور حروف لین دو ہیں ۔(۱) واؤ ساکن (۲) یاء ساکن جبکہ ان دونوں حرفوں سے پہلے زبر ہو۔

س حروف مدہ کی مقدار کیا ہے۔

ج الف کو دو الف کے برابر کھینچ کر پڑھنا، واؤ کو دو پیش کے برابر کھینچ کر پڑھنا اور یاء مدہ کو دو زیر کے برابر کھینچ کر پڑھنا۔

س مد کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج مد کی دو قسمیں ہیں (۱) اصلی (۲) فرعی۔

س مد اصلی کسے کہتے ہیں۔

ج جو مد کسی سبب پر موقوف نہ ہو اور حروف مدہ کی جو اصلی مقدار ہے اس کے

مطابق ہو اس کو مداصلی کہتے ہیں

س مدفرعی کسے کہتے ہیں۔

ج جو مد کسی سبب پر موقوف ہو اس کو مدفرعی کہتے ہیں اور اس کے دو سبب ہیں۔
(۱) ہمزہ (۲) سکون

س مدفرعی کی کتنی قسمیں ہیں، بیان کرو۔

ج مدفرعی کی نو قسمیں ہیں، (۱) مد متصل، (۲) مد منفصل، (۳) مد لازم کلمی مثقل (۴) مد لازم کلمی مخفف (۵) مد لازم حرفی مثقل (۶) مد لازم حرفی مخفف (۷) مد لازم لین (۸) مد عارض لین (۹) مد وقفی۔

س حروف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون کے آنے کی کتنی صورتیں ہیں۔

ج حروف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون کے آنے کی دو دو صورتیں ہیں (۱) ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے مِنَ السَّمَآءِ (۲) ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے قُوْٓااَنْفُسَكُمْ ، اور سکون آنے کی بھی دو صورتیں ہیں، (۱) سکون لازم (۲) سکون عارض۔

س مد متصل کسے کہتے ہیں۔

ج حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اس کو مد متصل کہتے ہیں جیسے مِنَ السَّمَآءِ اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔

س مد منفصل کسے کہتے ہیں۔

ج حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کو مد منفصل کہتے ہیں، جیسے وَمَآاُنْزِلَ اس کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

س مد متصل اور مد منفصل میں کتنے الف کے برابر مد ہوگا۔

ج دو ڈھائی یا چار الف کے برابر مد ہوگا، البتہ مد منفصل کی مقدار مد متصل سے زیادہ نہ ہونے پائے۔

س مدلازم کسے کہتے ہیں۔

ج حرف مد کے بعد سکون لازم ہوتو اس کو مدلازم کہتے ہیں، جیسے آلٰئٰن۔

س مدلازم میں کتنے الف کے برابر مد ہوگا۔

ج مدلازم میں پانچ الف کے برابر مد ہوگا، اس میں صرف طول ہے طول میں تین الف کے برابر بھی مد کر سکتے ہیں بشرطیکہ توسط میں دو الف کے برابر مد کریں۔

س مدلازم کلمی مثقل کسے کہتے ہیں۔

ج جس کلمہ میں حرف مد کے بعد تشدید ہو جیسے الضَّآلین اس کو مدلازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔

س مدلازم کلمی مخفف کسے کہتے ہیں۔

ج جس کلمہ میں حرف مد کے بعد سکون ہو جیسے آلـٰـئٰـن اس کو مدلازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔(واضح رہے کہ پورے قرآن شریف مین مدلازم کلمی مخفف کی یہی ایک مثال ہے۔)

س مدلازم حرفی مثقل کسے کہتے ہیں۔

ج حروف مقطعات میں حرف مد کے بعد تشدید ہو جیسے طٰسٓمٓ اس کو مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔

س مدلازم حرفی مخفف کسے کہتے ہیں۔

ج حروف مقطعات میں حرف مد کے بعد سکون ہو جیسے صٓ قٓ اس کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔

فائدہ: مد لازم حرفی مثقل اور مدلازم حرفی مخفف حروف مقطعات میں ہوتے ہیں اور وہ حروف تہجی کی طرح فرداً فرداً پڑھے جاتے ہیں۔حروف مقطعات درج ذیل ہیں:

ا	ل	ر	م	ی	ک	ع
ص	ط	س	ح	ن	ف	ہ

س حرف مد کے بعد سکون عارض ہوتو اس کو کون سا مد کہتے ہیں۔

ج اس کو مد عارض اور مد وقفی کہتے ہیں، جیسے اَلرَّحِیۡم۔

س مد عارض میں کتنے الف کے برابر مد ہوگا۔

ج مد عارض میں تینوں وجہیں جائز ہوں گی طول یعنی تین الف کے برابر، توسط یعنی دو الف کے برابر، قصر یعنی ایک الف کے برابر۔

س حرف لین میں کب مد ہوتا ہے۔

ج حرف لین کے بعد سکون آئے تو مد ہوگا۔

فائدہ: حرف لین کے بعد سکون آنے کی دو صورتیں ہیں، (۱) سکون لازم، (۲) سکون عارض

س حرف لین کے بعد سکون لازم ہوتو اس کو کون سا مد کہتے ہیں۔

ج حرف لین کے بعد سکون لازم ہوتو اس کو مد لازم لین کہتے ہیں جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ کے عین میں۔

س حرف لین کے بعد سکون عارض ہوتو اس کو کون سا مد کہتے ہیں۔

ج حرف لین کے بعد سکون عارض ہوتو اس کو مد عارض کہتے ہیں جیسے خـوف، صیف.

س مد لین میں کل کتنی وجہیں جائز ہیں۔

ج مد لین میں طول توسط قصر تینوں وجہیں جائز ہیں۔

س اگر مد متصل پر وقف کیا جائے تو اس کو کون سا مد کہتے ہیں اور اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں۔

ج اگر مدمتصل پر وقف کیا جائے تو اس کو مدمتصل وقفی کہتے ہیں اور مدمتصل وقفی میں طول توسط جائز ہے اور قصر ناجائز ہے۔

س مدمتصل وقفی میں قصر کیوں ناجائز ہے۔

ج اگر مدعارض کا خیال کر کے قصر کریں گے تو مدمتصل کا توسط ادا نہ ہوگا اس وجہ سے ناجائز ہوگا۔

•••

ساتواں سبق

لام تعریف کے بیان میں

س　لام تعریف کسے کہتے ہیں۔

ج　جس لام سے پہلے ہمزہ وصلی آئے اس لام کو لام تعریف کہتے ہیں جس کا دوسرا نام معرب باللام ہے۔

س　لام تعریف کے کتنے احکام ہیں بیان کرو۔

ج　دو احکام ہیں (۱) اظہار (۲) ادغام۔

س　اظہار کسے کہتے ہیں۔

ج　مخرج اور صفات لازمہ کے ساتھ حرف ادا کرنے کو اظہار کہتے ہیں۔

س　لام تعریف میں اظہار کب ہوتا ہے۔

ج　لام تعریف کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔

حروف قمریہ یہ ہیں: اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفَّ عَقِیْمَهٗ

س　ادغام کسے کہتے ہیں۔

ج　ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔

س　لام تعریف میں کب ادغام ہوتا ہے۔

ج لام تعریف کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا۔

حروف شمسیہ یہ ہیں: **ستزد ضل نظر صشط سذ**

س حروف قمریہ کو قمریہ اور حروف شمسیہ کو شمسیہ کیوں کہتے ہیں۔

ج **القمر** پر جو لام تعریف ہے اس میں اظہار ہوتا ہے اس لئے اس کو قمریہ اور **الشمس** پر جو لام تعریف ہے اس میں ادغام ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو شمسیہ کہتے ہیں۔

•••

آٹھواں سبق

میم ساکن اور غنہ کے بیان میں

س میم ساکن کے کتنے احکام ہیں۔

ج میم ساکن کے تین احکام ہیں (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اخفاء۔

س میم ساکن کا اظہار اور ادغام کب ہوتا ہے۔

ج میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے اَمۡوَال، اس اظہار کو شفوی کہتے ہیں اور میم آئے تو ادغام مع الغنہ ہوگا جیسے اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ، اس ادغام کو ادغام صغیر مثلین اور ادغام شفوی بھی کہتے ہیں۔

س اخفا کسے کہتے ہیں اور میم ساکن کا اخفا کب ہوتا ہے۔

ج میم ساکن کمزور کرنے کو اخفا کہتے ہیں اور میم ساکن کے بعد باء آئے تو اخفاء مع الغنہ ہوگا جیسے **ام به جنة** اس اخفا کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

س غنہ کسے کہتے ہیں اور غنہ کہاں ہوتا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے۔

ج ناک میں تھوڑی دیر آواز روک دینے کو غنہ کہتے ہیں جیسے لَمَّا، مِمَّا۔ نون ساکن اور تنوین یا میم کا اخفا کیا جائے یا ادغام ناقص کیا جائے یا نون میم مشدد ہوں تو ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔

•••

نواں سبق

نون ساکن اورتنوین کے بیان میں

س نون ساکن اورتنوین کے کتنے احکام ہیں۔

ج نون ساکن اورتنوین کے چار احکام ہیں(۱)اظہار(۲)ادغام(۳)اقلاب (۴)اخفا

س نون ساکن اورتنوین میں اظہار کب ہوتا ہے۔

ج نون ساکن اورتنوین کے بعد حروف حلقی آنے سے اظہار ہوتا ہے جیسے **من امر،رسول امین ، من هاد ، سلام هی ، من علم، سمیع علیم ، فان حکمت غفور حلیم ، من غل ، عزیز غفور ، من خبیر ، قردةً خاسئین.**

س نون ساکن اورتنوین میں ادغام کب ہوتا ہے۔

ج نون ساکن اورتنوین کے حروف یرملون میں کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا، جیسے **من یقول، لقومٍ یوقنون ، من ربهم ، غفوررحیم ، من ماءٍ، صراطٍ مستقیم ، من لدنه، هدیً للمتقین، من وال، جنت وعیون ، من ناصرٍ، حطة نغفرلکم۔**

فائدہ: واضح رہے کہ یرملون کے چار حرفوں (ی ن م و)میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا اور دوحرف (ر ،ل) میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا اور یہ ادغام اس حالت

میں ہوتا ہے جبکہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں دوکلموں میں ہوں، اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک کلمے میں ہوں تو ادغام نہیں بلکہ اظہار واجب ہوگا اوراس کو اظہار مطلق کہتے ہیں اور پورے قرآن میں اظہار مطلق کے چار کلمے ہیں جو یہ ہیں: **دنیا ، قنوان ، صنوان، بنیان ۔**

س اقلاب کسے کہتے ہیں اورنون ساکن اور تنوین میں اقلاب کب ہوتا ہے۔

ج نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنے کو اقلاب کہتے ہیں اور نون ساکن اور تنوین کے بعد باء آئے تو اقلاب ہوگا، جیسے **من بعد**

س اخفاء کسے کہتے ہیں اورنون ساکن اور تنوین میں اخفاء کب ہوتا ہے۔

ج نون ساکن اور تنوین کو چھپانے اور آواز پنکھا کی طرح نکالنے کو اخفا کہتے ہیں اورنون ساکن اور تنوین کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے

ت	ث	ج	د	ذ
ز	س	ش	ص	ض
ط	ظ	ف	ق	ک

کوئی حرف آئے گا تو اخفا ہوگا، جیسے **لن تنالوا، جنٰت تجری ، من ثلثی ، ماء ثجاجا، من جاء ، وغساقاجزاءً، من دونی ، دکّاً دکّاً ، منذر، صواباً ذٰلک ، ینزل یومئذٍ زُرقاً، من سوٓءٍ ، بشراً سویاً، من شئ ، لنفسٍ شیئاً، من صیاصیهم ، رِجالٌ صدقوا، لمن ضرهٗ ، قوماً ضالین ، من ظهورها، قوماً ظالمین ، من طینٍ ، قوماً طاغین ، من فئةٍ ، کتاباً فذوقوا، من قرارٍ، شاعرٍ قلیلاً، من کان، یومٍ کان۔**

•••

نظـــــــــم

پندرہ حرفوں میں تم اخفاء کرو
مجھ سے سن لو ان کی تم تفصیل کو
تا وثا جیم ودال ذال وراء
سین وشین صاد وضاد وطا وظا
فاوقاف وکاف ہیں یہ پندرہ
اس کو اخفائے حقیقی ہے لکھا

س تنوین کے بعد ساکن حرف آئے تو اس کو کیسے پڑھنا چاہئے۔

ج تنوین والے حرف پر صرف ایک حرکت رہے گی اور دوسری حرکت کو نون سے بدل دیں گے اور اس کو زیر دے کر ساکن حرف سے ملا دیں گے جیسے **أحــدٌ ن الله الصمد**۔ اس نون کو ہندوستان میں نون قطنی کہتے ہیں۔

•••

دسواں سبق

ادغام کے بیان میں

س ادغام کسے کہتے ہیں۔

ج ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔

س کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج دو قسمیں ہیں (۱) ادغام تام (۲) ادغام ناقص

س ادغام تام اور ادغام ناقص کسے کہتے ہیں۔

ج مدغم کی صفت مدغم فیہ میں نہ پائی جائے تو ادغام تام جیسے مِنۡ لَّدُنۡک اور پائی جائے تو ادغام ناقص جیسے مِنۡ وَّالٍ

س مدغم اور مدغم فیہ کسے کہتے ہیں۔

ج جس حرف کو ملاتے ہیں اس کو مدغم اور جن حروف میں ملاتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

س ادغام کے کتنے قاعدے ہیں۔

ج ادغام کے تین قاعدے ہیں (۱) مثلین (۲) متجانسین (۳) متقاربین۔

س مثلین کسے کہتے ہیں۔

ج　مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک حرف ہوں تو اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں جیسے
إِذْهَبْ بِّكِتَابِيْ ۔إِذْ ذَّهَبَ ۔اس میں ادغام واجب ہے۔

س　مدغم اور مدغم فیہ کسے کہتے ہیں۔

ج　مدغم کی صفت مدغم فیہ

س　متجانسین کسے کہتے ہیں۔

ج　مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک مخرج کے ہوں تو اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں
جیسے اِرْكَبْ مَّعَنَا اس میں بھی ادغام واجب ہے۔

س　متقاربین کسے کہتے ہیں۔

ج　مدغم اور مدغم فیہ نہ ایک حرف ہوں نہ ایک مخرج کے ہوں بلکہ قریب قریب
مخرج کے ہوں تو اس کو ادغام متقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَـمْ نَـخْـلُـقْـكُـمْ لیکن اَلَـمْ
نَخْلُقْكُمْ میں تام وناقص دونوں جائز ہیں لیکن تام بہتر ہے اور یہ ادغام جائز ہے۔

س　مثلین میں کب ادغام ہوتا ہے۔

ج　مثلین کا پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے ماليه هلك

س　متجانسین میں کب ادغام ہوتا ہے۔

ج　متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو تا کا دال وطا میں ثا کا ذال میں اور دال کا
تا میں ذال کا ظا میں اور طا کا تا میں ادغام متجانسین ہوگا جیسے اجيبت دعوتكما.
وقالت طائفة . يلهث ذالک . قد تبين . إذ ظلموا . بسطت۔

س　متقاربین میں کب ادغام ہوگا۔

ج　متقاربین کا پہلا حرف ساکن ہو تو قاف کا کاف میں ،لام کا راء میں ادغام
متقاربین ہوگا جیسے ۔اَلَمْ نَخْلُقْكُم،قُلْ رَّبِّ۔

فائدہ:امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ادغام کی تین شرطیں ہیں (۱) مدغم کا

ساکن ہونا (۲) مدغم فیہ کامتحرک ہونا (۳) روایت سے ثابت ہونا۔ادغام کی شرطیں اس لئے بیان کی گئیں کہ قرآن میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جہاں اکثر لوگ غلطی سے ادغام کردیتے ہیں جیسے کنت تراباً . انت تکرہ . یبتغ غیر . وإن یک کاذبا . لاتزغ قلوبنا . واسع علیم . فتم میقات . کنت ثاویاً۔

س ادغام کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج دوقسمیں ہیں (۱)ادغام صغیر (۲)ادغام کبیر

س ادغام صغیراورادغام کبیر کسے کہتے ہیں۔

ج ادغام میں مدغم اگر پہلے ہی سے ساکن ہوتو ادغام صغیر جیسے إذ ذھب اوراگر مدغم متحرک ہو بعد میں ساکن کیا جائے تو ادغام کبیر جیسے فیہ ھدی ً لیکن ادغام کبیر امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں نہیں ہوتا ہے۔

•••

گیارہواں سبق

ہائے ضمیر کے بیان میں

س ہائے ضمیر کسے کہتے ہیں۔
ج جو ہاء کسی اسم ظاہر کے اشارہ کے واسطے کسی کلمہ کے آخر میں واقع ہو اس کو ہائے ضمیر کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد واحد مذکر غائب کی ہائے ضمیر جو مکسور و مضموم ہوتی ہے۔
س ہائے ضمیر کب مکسور ہوتی ہے۔
ج جب ہائے ضمیر سے پہلے زیر ہو یا یاءِ ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر کو زیر دیا جائے گا جیسے بہٖ الیہ
فائدہ: قرآن شریف میں چار الفاظ اس قاعدے کے خلاف روایت سے ثابت ہیں جس کی مثالیں نیچے درج کی جاتی ہیں، پہلی دوسری کی مثال ہائے مضموم اور تیسری و چوتھی کی مثال ہائے ضمیر ساکن ہے، اور یہ الفاظ ایسے ہی روایت سے ثابت ہیں۔
(۱) ومآ انْسَانِیه سورہ کہف (۲) علیه الله سورہ فتح (۳) أرجه سورہ اعراف وشعرا (۴) فألقه سورہ نمل میں۔
س ہائے ضمیر کب مضموم ہوتی ہے۔
ج جب ہائے ضمیر سے پہلے نہ زیر ہو نہ یاءِ ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی جیسے

منه أخاه

فائدہ: قرآن شریف میں ایک جگہ اس قاعدے کے خلاف روایت سے ثابت ہے وَلْيَتَّقِهُ (سورہ نور) اس میں ضمیر مکسور ہے۔

س صلہ کسے کہتے ہیں۔

ج ہائے ضمیر پر اگر پیش ہوتو واؤ یعنی الٹا پیش زیادہ کر کے اور زیر ہوتو یاء یعنی کھڑی زیر زیادہ کر کے پڑھنے کو صلہ کہتے ہیں، جیسے جمعہ وقرانہ، ربہ والمومنون۔

فائدہ: قرآن پاک میں ایک جگہ اس قاعدے کے بھی خلاف روایت سے ثابت ہے یرضه لکم اس میں صلہ نہیں کریں گے۔

س صلہ کہاں ہوتا ہے۔

ج ہائے ضمیر کے پہلے جو حرف ہے اس پر کوئی حرکت ہو اور اس کے بعد والے حرف پر بھی کوئی حرکت ہو تو اس ہائے ضمیر میں صلہ ہوگا۔

فائدہ: ہائے ضمیر کا ماقبل و مابعد دونوں ساکن ہوں یا ماقبل متحرک مابعد ساکن ہو یا ماقبل ساکن مابعد متحرک ہو تو صلہ نہ ہوگا جیسے لانعمه اجتبه ۔ علیه الله ۔ فیه هدیً۔ لیکن فیه مهانا میں چونکہ روایت سے صلہ ثابت ہے اس وجہ سے اس کا کسرہ صلہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

•••

بارہواں سبق

ہمزہ کے بیان میں

س ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱)وصلی اور (۲)قطعی

س ہمزہ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں۔

ج ہمزہ اگر کسی لفظ کے ملنے سے گر جائے تو اس کو وصلی کہتے ہیں جیسے اَلنَّاس سے پہلے مِنْ لگا دیا جائے تو اَلنَّاس کا ہمزہ گر جائے گا، اور مِنَ النَّاس ہو جائے گا اور اگر یہ ہمزہ نہ گرے تو قطعی جیسے فِیْ اَنْفُسِکُمْ .

س ہمزہ وصلی پر کون کون سی حرکتیں آتی ہیں۔

ج ہمزہ وصلی لام تعریف میں مفتوح ہی ہوتا ہے اَلرَّحْمٰن اور اگر اسم ہو تو مکسور ہوگا جیسے اِسْمٌ اور فعل کا تیسرا حرف مضموم بضمہ اصلیہ ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا جیسے اُدْعُوا . اُجْتُثَّتْ وغیرہ ورنہ مکسور جیسے اِمْشُوا . اِهدنا . اِفتح وغیرہ

س جب دو ہمزہ جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے اور اس کو کیا کہتے ہیں۔

ج دونوں ہمزہ کو خوب صاف ادا کرنا چاہئے اور اس کو تحقیق کہتے ہیں جیسے ءَ اَنْتُمْ

فائدہ: چوبیسویں پارے کے آخر میں ءَ أَعْجَمِیٌّ ہے اور اس میں بھی دو ہمزہ ہیں لیکن ءَ أَعْجَمِیٌّ کے دوسرے ہمزہ کو تسہیل کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور یہ تسہیل واجب ہے۔

س تسہیل کسے کہتے ہیں۔

ج ہمزہ کو اس کی حرکت کے مناسب حرف مد اور ہمزہ کے مخرج سے ادا کرنے کو

تسہیل کہتے ہیں جیسے ءَ أَعْجَمِیٌّ

س تسہیل کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج تسہیل کی دو قسمیں ہیں (۱) واجب (۲) جائز

س قرآن شریف میں تسہیل جن لفظوں پر واجب ہے بیان کرو۔

ج ءَ أَعْجَمِیٌّ کے دوسرے ہمزہ کی تسہیل واجب ہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ چھ کلموں میں ابدال و تسہیل دونوں جائز ہیں مگر ابدال افضل و بہتر ہے، اور وہ چھ کلمے یہ ہیں (۱) ءَ الذَّکَرَیْنِ دوجگہ، ایک سورہ انعام میں، دوسرا سورہ یونس میں (۲) آلـٰئٰن دوجگہ سوہ یونس میں (۳) ءَآ اللہ دوجگہ، ایک جگہ سورہ یونس میں دوسرے سورہ نمل میں۔

س ابدال کسے کہتے ہیں۔

ج ہمزہ کو اس کے ماقبل والے حرف کی حرکت کے مطابق بدل کر پڑھنے کو ابدال کہتے ہیں جیسے ءَ اَللہ سے ءَآ اللہ

فائدہ: سورہ حجرات میں بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ ہے، لفظ الاسم کے لام کے آگے اور پیچھے جو دو ہمزہ الف کے شکل کے لکھے ہیں ان کو پڑھا نہیں جائے گا، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بئس کو الگ پڑھا جائے اور الاسم کے لام کو زیر دے کر سین کو ساکن اور میم کو پیش دے کر اگلے لام سے ملا دیا جائے گا جیسے بِئْسَ لِسْمِ الْفُسُوْقُ

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت
بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ۔	بِئْسَ لِسْمِ الْفُسُوْق

نوٹ:

یہاں پر وقف کرنے کے بعد اعادہ کرتے وقت الاسم اور لسم دونوں جائز ہیں۔

•••

تیرہواں سبق

اجتماع ساکنین کے بیان میں

س اجتماع ساکنین کسے کہتے ہیں۔

ج جہاں دو ساکن اکٹھا ہوں اس کو اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔

س اجتماع ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں (ا) اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ (۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ

س اجتماع ساکنین علیٰ حدہ کسے کہتے ہیں۔

ج دو ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور پہلا مد ہو جیسے دَآبَّـــــــــہ تو اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ کہتے ہیں۔

س اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کسے کہتے ہیں۔

ج اگر دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں جیسے فِی الْاَرْضِ یا ہوں لیکن پہلا مد نہ ہو تو اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں جیسے اَلْاَمْرُ۔

پس اگر دونوں ساکن دو میں ہوں اور پہلا مدہ ہو تو حرف مد حذف ہو جائے گا اور اگر مد نہ ہو تو پہلے ساکن کو زیر کی حرکت دی جائے گی جیسے لـمـن الـمـلـک . بزینة ن الکواکب وغیرہ، سوائے مِن جارہ کے نون کے۔

چودھواں سبق

وقف کے بیان میں

س　وقف کسے کہتے ہیں۔

ج　قرآن مجید پڑھتے پڑھتے کسی کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز دونوں توڑ دینے کو وقف کہتے ہیں۔

فائدہ:　وقت کرتے وقت حسب ذیل باتوں کا خیال کرنا چاہئے:

(۱) حرفِ متحرک کو ساکن کریں (۲) اگر کوئی گول ۃ ہوتو ہائے ساکنہ سے بدل دیں (۳) اگر دوزبر ہوتو الف سے بدل دیں، جب وقف کی ضرورت ہوتو حتی الامکان آیات وعلامات وقف کی رعایت کرنا اَحب ہے، اس کے بعد میم پر پھر طا پر پھر جیم پر پھر زا پر پھر صاد پر۔ وقف اولیٰ کو چھوڑ کر غیر اولیٰ پر ٹھہرنا مناسب نہیں۔ (ضیاء القرأت ص:۴)

رموز اوقاف

O　جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں ایک چھوٹا سادائرہ بنادیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو دائرہ کی شکل میں بنادی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے اس پرٹھہرنا چاہئے، اس کو آیت کہتے ہیں۔

م　یہ علامت وقف لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہئے مثلاً کسی سے کہنا ہو کہ مارو، مت چھوڑو۔ جس میں مارنے کا حکم اور چھوڑنے کی نفی ہے، تو

اس لئے ماروپر ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرا جائے تو مارومت چھوڑو ہوجائے گا، جس میں مارنے کی نفی اور چھوڑنے کا حکم ثابت ہوگا، جو کہنے والے کے مقصد کے خلاف ہوجائے گا۔

ط یہ وقف مطلق کی علامت ہے، اس پر ٹھہرنا چاہئے، مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتے اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ علامت وقف مجوز کی ہے، یہاں وصل اور وقف دونوں بہتر ہیں مگر وصل زیادہ بہتر ہے۔

ص یہ علامت وقف مرخص کی ہے، یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے لیکن اگر کوئی تھک کر رک جائے تو رخصت ہے، معلوم رہے ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق: قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے، یہاں وصل بہت اچھا ہے اور وقف کم اچھا ہے۔

صل قدیوصل کی علامت ہے اس جگہ وصل بہتر ہے وقف سے۔

قف یہ لفظ یــــو قف کی علامت ہے، اس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ، اس جگہ وقف کرنا درست ہے اور اگر نہ کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

س یہ سکتہ کی علامت ہے یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے مگر سانس نہ ٹوٹے۔

وقفه لمبے سکتہ کی علامت ہے، یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے لیکن سانس نہ توڑے، سکتہ اور وقفہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور وقفہ میں زیادہ

لا: لا کے معنی نہیں کے ہیں، یہ لا وقف علیہ کی علامت ہے، اس جگہ وقف ناجائز ہے

ک: کذٰلک کی علامت ہے، جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھا جائے گا۔

پندرہوراں سبق

سکتہ کے بیان میں

س سکتہ کسے کہتے ہیں۔

ج پڑھتے پڑھتے کسی کلمہ کے آخرصرف پر بغیر سانس توڑے آواز کوتھوڑی دیر بند کردینے کوسکتہ کہتے ہیں۔

س سکتہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

ج سکتہ کی دوقسمیں ہیں(۱)لفظی (۲) معنوی

س سکتہ لفظی اور سکتہ معنوی کا حکم بیان کرو۔

ج سکتہ لفظی وصل کےاور سکتہ معنوی وقف کے حکم میں ہے۔

فائدہ: سکتہ لفظی امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں بطریق شاطبیؒ ناجائز ہے۔

س سکتہ معنوی کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرو۔

ج سکتہ معنوی کی دوقسمیں ہیں(۱)واجب (۲) جائز

فائدہ: واضح رہے کہ قرآن پاک میں ۴رجگہ سکتہ واجب ہےاور۴رجگہ جائز، جن کی تفصیل یہ ہے۔

واجب: پہلا سکتہ: سورۂ کہف میں لفظ عوجاً پر ہے۔

دوسرا سکتہ: سورۂ یٰسین میں **من مرقدنا** پر ہے۔

تیسرا سکتہ: سورۂ قیامہ میں لفظ قیل من پر ہے۔

چوتھا سکتہ: سورۂ مطففین میں لفظ کلاّ بَل پر ہے۔

جائز: پہلا سکتہ: سورۂ اعراف میں لفظ ظلمنا أنفسنا پر ہے۔

دوسرا سکتہ: سورۂ اعراف میں اولم یتفکروا پر ہے۔

تیسرا سکتہ: سورۂ یوسف میں لفظ اعرض عن هٰذا پر ہے۔

چوتھا سکتہ: سورۂ قصص میں لفظ یُصْدِرَ الرِّعَاء پر ہے۔

س سکتہ کا کیا حکم ہے۔

ج سکتہ کرتے وقت متحرک کو ساکن دوزبر کو الف سے بدل کر اور مدغم کو ظاہر کر کے پڑھا جاوے جیسے مَنْ راق، عوجا، یُصْدِرَ الرِّعَاء ۔

فائدہ: واضح رہے کہ سکتہ کرتے وقت وقف سے زیادہ تاخیر کرنا ناجائز ہے بلکہ وقف سے کم رکنا چاہئے، اور سکتہ وہیں کرنا چاہئے جہاں روایت سے ثابت ہو، سکتہ کرتے وقت ہمزہ یا ہاء کی آواز نہ ظاہر ہو ورنہ ایک حرف کی زیادتی سے لحن جلی لازم آئے گی اور لحن جلی کا پڑھنا وسننا دونوں حرام ہے۔

•••

ASHALUT TAJWID

by

Mohammad Ilyas Azmi



ISBN 978-81-955985-8-8

ADABI DAIRA

Azamgarh-276001(U.P.)

978- 81- 955985- 8- 8